قارئین بنام مدیر

- عیسائیت کی تبلیغ اور ارتداد کی یلغار
- تاریخ دعوت وعزیمت کا تسلسل
- مکتوب بنگلہ دیش

افکار و تاثرات

مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ اور ارتداد کی یلغار

اس وقت میں آپ کی اور آپ کی وساطت سے مؤقر جریدہ الحق کے قارئین کی ایک ایسے اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں جو گویا پوری مسلم دنیا کا سب سے اہم اور ان کے جذبات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ وہ یہ کہ عیسائیوں نے ایک بین الاقوامی منصوبے کے تحت اس صدی کے اختتام تک افریقہ کو عیسائیوں کی اکثریت پر مشتمل براعظم میں تبدیل کر دینے اور دیگر مسلم ممالک میں عیسائیت کے مؤثر غلبہ اور اس کی ہمہ گیر تبلیغ و اشاعت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ صرف افریقہ ہی نہیں اب پوری مسلم دنیا مثلاً انڈونیشیا، بنگلہ دیش، پاکستان، ترکی اور مصر جیسے بڑے مسلم ممالک اور پاکستان میں افغان مہاجرین کیمپ بھی ان کے ہدف اور تبلیغ عیسائیت کی زد سے خالی نہیں۔

میں اس وقت سوڈان کے سابق صدر فیلڈ مارشل جناب عبدالرحمٰن کی تقریر جو انہوں نے رابطہ عالم اسلامی کے چھبیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۳ اکتوبر میں کی ہے۔ اس کے حوالے سے افریقہ میں عیسائیوں کے کام اور تیزی سے تبلیغ کے نتائج و ثمرات کے طور پر اعداد و شمار بھی نقل کئے دیتا ہوں۔ کہ افریقہ کے ان پندرہ ممالک میں جہاں مسلم اقلیتیں آباد ہیں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۵۰ فیصد ہے۔ مثلاً نائیجیریا، ایتھوپیا اور تنزانیہ وغیرہ اور ۱۰ ممالک ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب ۳۰ فیصد ہے اور اگر اسے اقلیت بھی تصور کر لیا جائے تب بھی دوسری اقلیتوں کی نسبت مسلمانوں کی بھاری اکثریت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال عیسائی منصوبہ میں مسلمانوں کو اور ان کی سرگرمیوں کو محدود کرنے، تعلیم، معیشت، تجارت، اقتصادیات، سیاسی اہمیت کم کرنے اور قبائلی، ملکی اور فروعی اختلافات کا فروغ اور عالم اسلام سے وہاں کے مسلمانوں کا انقطاع شامل ہے۔

جناب عبدالرحمٰن نے مندوبین کو بتایا کہ عیسائی مشنریوں کی اس طوفانی یلغار کے نتیجہ میں اب تک ۹ لاکھ مسلمان عیسائی بن چکے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ قحط زدہ افریقہ میں مسلم ممالک کے حکومتوں کی غفلت، بے اعتنائی اور سنگین کوتاہیوں اور عیسائی مشنریوں کی بیداری، موقع شناسی اور وہاں کے مفلوک الحال اور قحط زدہ بستیوں اور کیمپوں میں امدادی کارروائیاں کر کے اپنی خدمات سے ان کو ممنون اور متاثر کر کے بآسانی مسلمان مردوں اور عورتوں کی کثیر تعداد کو عیسائیت کی آغوش میں اپنا لیا ہے۔

یورپ کے مشنری اداروں نے اپنی سرگرمیوں کے لئے صرف افریقہ میں ۱۳ ارب ڈالر مختص کئے ہیں۔

اہل اسلام کے بعض عقائد فقہی اور مسلکی اختلافات کو فروغ اور ان کے ثقافتی اور باہمی تنازعات کے دوام و استحکام

پر ۱۲ لاکھ مطالعاتی پروگرام مکمل کئے ہیں۔ بے پناہ پروپیگنڈہ اور شبانہ روز کے ان مذموم مساعی کے نتیجہ میں اب افریقی ممالک میں جہالت، پسماندگی، بے روزگاری، بیماری، دین سے ناواقفیت، فروعات پر لڑائی جھگڑوں اور مسلم دنیا سے بے خبری و بے تعلقی کو مسلمانوں کی شناخت بنا دیا گیا ہے۔

جناب عبدالرحمٰن سوارالذہب نے اس سلسلہ میں مزید انکشاف کر کے ذہن کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ صرف افریقی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ۵۰ ریڈیو اسٹیشن کام کر رہے ہیں۔ ۲۰۰ ہزار چار سو اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں ۴۰ بڑی ایجنسیاں امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔ اور افریقہ سے باہر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے قائم شدہ ڈیڑھ ہزار ریڈیو اسٹیشنوں سے مقامی آبادی کا رابطہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اور بعض افریقی ممالک نے افریقی مسلمانوں کے لئے سفر حج بھی ممنوع قرار دے دیا ہے۔ علاوہ ازیں وہاں کے مسلمانوں کے اخلاقی کردار کو تباہ و برباد کرنے کے لئے نائٹ کلبوں، سینما گھروں، ناچ گھروں، شراب خانوں اور بدکاری کے اڈوں کا بھی وسیع جال بچھا دیا گیا ہے۔

میں اہل اسلام کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت اسلامی دنیا کے حکمران بالخصوص حکومت پاکستان دانستہ یا نادانستہ طور پر مغربی ممالک بالخصوص عیسائی دنیا کے مذموم مقاصد اور بدترین مفادات کی تکمیل کے لئے کہیں آلہ کار کا کردار تو نہیں ادا کر رہے؟ جہاں تک حالات، آزادیوں، بے راہ رویوں، جنسی آزادی، نائٹ کلبوں، سینما گھروں، شراب خانوں، کھیلوں کے فروغ اور نفاذ شریعت سے انکار و بغاوت کا رویہ ہے۔ تو یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حکومت والے اپنی قوم، اپنے دین اور اسلام سے زیادہ مغربی دنیا کے وفادار، ان کے مقاصد کے آلہ کار اور ان کی تہذیب و تمدن کے شیدائی بن کر ان کے تباہ کن استحصالی عزائم کے پورے کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

افریقی ممالک سے قطع نظر اخبارات و رسائل میں جو بعض محقق معاصرین کی رپورٹیں شائع ہوتی ہیں وہ بھی اہل اسلام کی شعوری اور لاشعوری طور پر انقلابی کام کرنے کا ذریعہ اور جھنجھوڑنے کا سبب نہیں بنیں گے؟ مثلاً انڈونیشیا جو ۱۶ کروڑ کی آبادی کا سب سے بڑا ملک ہے اور جہاں ۹۹ فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے وہاں کی ۲۰ فیصد آبادی عیسائی بنائی جا چکی ہے۔ اور اس مقصد کی تکمیل علاوہ مشن کی سرپرستی و نگرانی امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر وہاں ڈیرہ ڈال کر انجام دے رہے ہیں۔

بنگلہ دیش ۱۴ کروڑ کی آبادی کا ملک ہے۔ جہاں اب عیسائی مشنریوں نے سکولوں، ڈسپنسریوں، امدادی کیمپوں کے ذریعہ اہل اسلام کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ اور لاکھوں مسلمان عیسائیت کی گود میں جا چکے ہیں۔ اور پاکستان تو ہے ان کی سرگرمیوں کا پرانا اور قدیم مرکز۔

میری اس گذارش کا مقصد یہ ہے کہ مسلم ممالک کے حکمران، اسلامی حکومتیں، بالخصوص حکومت پاکستان، اسلامی تنظیمیں، تمام اسلامی ممالک بالخصوص افریقہ اور بنگلہ دیش اور پاکستان میں اس مسئلہ پر فوری توجہ دیں۔ اپنے بھائیوں سے رابطہ قائم کریں ان کے مسائل میں بھرپور دلچسپی لے کر انہیں عیسائیت کی گود میں جانے سے بچائیں۔ خدا تعالیٰ سب کو فکر و دانش اور خدمت